

Vol. II  
No. 9



*Monday*  
*21st September, 1953*

**HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY**  
**DEBATES**  
**Official Report**

**PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN  
QUESTIONS AND ANSWERS**



# THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Monday, 21st September, 1953

The House met at Two of the Clock

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

## Questions and Answers

( SEE PART I )

### Motion for Adjournment re : the ban on Processions, Meetings etc., in Medak

*Mr. Speaker* : There is a notice for Adjournment of the House given by Shri Guruva Reddy. It reads as follows :

“ I hereby give notice of my intention to ask for leave to move a Motion in the following terms :

‘ This House do adjourn to discuss a matter of urgent public importance, namely, on 19-9-1953, the Police authorities of Medak have banned the processions, meetings and Burra Kathas etc., for a week in Medak town without any reason whatsoever while the campaign for Municipal elections commenced on behalf of the People’s Democratic Front. The date of polling is 26th September, 1953. This banning is an interference in the conduct of fair and free elections and a device to get through the Congress, *i.e.* the Ruling Party, in the Municipal elections. This act of police is highly derogatory to the civil liberties. ”

This order is in the usual course of day-to-day administration and, therefore, this Adjournment Motion cannot be allowed.

\* شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے (ابا گوڑہ) - مسٹر اسپیکر سر - یہ ڈے ٹوڈے ایڈمنسٹریشن (Day-to-day Administration) کے متعلق نہیں ہے۔ جنرل الکشن کے دوران میں کسی وقت بھی کسی پروسیشن ( Procession ) یا میٹنگ پر کسی بھی پولیس آفیسر نے پابندی نہیں لگائی تھی۔ الکشن رولس ( Election Rules ) میں یہ صاف صاف کہا گیا ہے کہ کسی بھی پولیس آفیسر کی طرف سے مداخلت نہیں کی جائیگی۔ سوائے آخری (۲۴) گھنٹوں کو چھوڑ کر کوئی میٹنگ یا پروسیشن کو روکا نہیں جائیگا۔ وہاں ڈی وائی۔ یس۔ پی۔ میڈک نے ایسے احکام دیے ہیں۔ یہ ڈے ٹوڈے ایڈمنسٹریشن

کا سوال نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ہاؤس میں ڈسکشن ( Discussion ) ہونا چاہئے ورنہ نتیجہ یہ ہوگا کہ آئندہ فیر اینڈ فری الکشن (Fair and free Election) نہیں ہو سکے گا۔ یہ پبلک امپارٹنس ( Public importance ) کا معاملہ ہے۔ ریسنٹ اکرنس ( Recent occurrence ) کے سلسلہ میں مجھے یہ عرض کرنا ہے مورخہ ۱۹ ستمبر کو یہ آرڈر جاری کیا گیا۔ ۲۰ تاریخ کو مشن نہیں تھا اس لئے فوراً ہی اسکو آج لایا گیا۔ اگر حکومت اپنا آرڈر واپس لینے کا وعدہ کرے تو ڈسکشن کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ ورنہ میں عرض کروں گا کہ یہ موٹ امپارٹنس ( Most important ) ہے۔ اس سے الکشن میں خلل پیدا ہوگا اور آئندہ بھی ہم کو اندیشہ رہیگا کہ فری اینڈ فیر الکشن ( Free and fair election ) نہیں کیا جا رہا ہے بلکہ فیسسٹ ( Fascist ) طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں اور ڈیموکریٹک فنکشننگ (Democratic functioning) کو روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ اگر حکومت فوراً اس آرڈر کو واپس لیتی ہے تو ہم وٹھ ڈرا ( Withdraw ) کرتے ہیں ورنہ اسکی اجازت دیجانی چاہئے۔

مسٹر اسپیکر۔ گورنمنٹ آپ کے اس سنجیشن کو کنسیدر ( Consider ) کریگی۔

*Shri V. D. Deshpande* : I want the Minister concerned to give his reaction.

شری کے۔ وی۔ رام راؤ (چنا کوئٹور)۔ رول نمبر (۱۰۱) میں ایڈجورنمنٹ موشن (Adjournment Motion) (Restrictions) (Allow) کرنے کے لئے بعض رستہ کشنس (Restrictions) عائد کئے گئے ہیں۔ یہ رستہ کشنس (۱ تا ۹) ہیں لیکن اس میں کہیں بھی ایسا لکھا ہوا نہیں ہے کہ ڈے ٹو ڈے ایڈمنسٹریشن (Day-to-day Administration) کا اگر مایٹر ( Matter ) ہو تو ایڈجورنمنٹ موشن الاؤ نہیں کیا جاسکتا۔ میں اس چیز کو مانتا ہوں کہ اس کے لئے اسپیکر صاحب کا کنسنٹ ( Consent ) ضروری ہے۔ اور رول (۱۰۱) کے تحت یہ رستہ کشنس عائد کئے گئے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ موشن (۱۰۱) کے پروویژنس میں داخل نہیں ہو رہا ہے اس لئے یہ ایڈجورنمنٹ موشن قابل منظوری ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ اس کے بارے میں پہلے تصفیہ ہو چکا ہے۔ میں نے بھی اس چیز کی بنا پر تصفیہ کیا ہے۔ ہندوستان کی دوسری اسمبلیز، پارلیمنٹ اور ہاؤس آف دی پپل ( House of the People ) میں بھی اسی کی بنا پر تصفیہ کیا گیا۔

شری جی۔ راجہ رام (آرمور)۔ قبل اسکے کہ عالیجناب کچھ تصفیہ فرمائیں میرا یہ کہنا ہے کہ پہلے اس کے متعلق ضرور فیصلہ ہوا تھا لیکن یہ واقعہ نہ ہوا۔ پہلے جو حیدرآباد میں دفعہ (۱۴۴) نافذ کیا گیا تھا اور پروسیجرس ( Processions ) پر جو بیان ( Ban ) عائد کیا گیا تھا اسکی ایک خاص صورت تھی۔ مزدوروں کو کوئی

جنس اسمبلی کی طرف لئے جانے سے روک دیا گیا تھا۔ لیکن کوئی گورنمنٹ جو فیر اینڈ فری انکشن کروانے کا دعویٰ کرتی ہو آج تک ایسا دفعہ نافذ نہیں کیا۔ ایسے وقت جبکہ انکشن کو چار دن رہ گئے ہیں یہ دفعہ لگایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکشن روکنے کے لئے یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ انکشن کے وقت کہیں بھی ایسا دفعہ نہیں لگایا جاسکتا گورنمنٹ زیادہ سے زیادہ یہ کرسکتی ہے کہ پولیس کے ذریعہ مناسب انتظام کرائے۔ عموماً انکشن کے دو چار دن پہلے مختلف پارٹیاں اپنے اپنے اصول عوام کے سامنے رکھتی ہیں لیکن اگر ایسا دفعہ نافذ کیا جائے تو پھر اون کو ایسا کرنے کا موقع نہیں رہیگا۔ پہلے جو ڈسٹن لیا گیا تھا وہ الگ حالات میں تھا۔ لیکن یہ ایک نرالی چیز ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ پر ڈسکشن کا موقع دینا چاہئے۔ اور گورنمنٹ کو بھی جواب دینا چاہئے۔

چیف منسٹر (شری بی۔ رام کشن راؤ)۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبرس کو کچھ غلط فہمی ہو رہی ہے۔ یہاں جو آرڈر گورنمنٹ موشن لایا گیا ہے اسکے بارے میں حکومت کی طرف سے جواب دیا جائیگا۔ بہ آرڈر کن حالات میں جاری ہوا ہے اور کیوں جاری ہوا ہے یہ انفرمیشن حاصل کر کے زیادہ سے زیادہ اسٹیمنٹ ہاؤس کے سامنے رکھا جاسکتا ہے۔ میں اس قدر یقین دلانا چاہتا ہوں کہ کن حالات میں یہ حکم جاری کیا گیا۔ کیوں جاری کیا گیا اور حکومت کو کیا کرنا چاہئے اس کے متعلق کل اسٹیمنٹ دونگا۔ لیکن یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے کہ جب اسپیکر صاحب نے رولنگ ( Ruling ) دے دی تو اون کی رولنگ کے بعد بھی بھٹا بجتی جاری رکھی جاتی ہے۔ یہ کہنا کہ انکشن بند کروانے کے لئے یہ احکام دئے گئے ہیں سراسر غلط ہے۔ اگر میٹنگس پر بیان ( Ban ) کیا گیا ہوگا تو ہر پارٹی کے لئے کیا گیا ہوگا۔ ایسا نہیں ہے کہ کانگریس پارٹی کو اجازت دیکر سوشلسٹ پارٹی کو اجازت نہیں دی جا رہی ہے۔ (۱۴۴) جب نافذ ہوتا ہے تو وہ سب کے لئے مساوی ہوتا ہے۔ اگر بلا کسی وجہ کے ایسا آرڈر دیا گیا ہے تو وہ کینسل ( Cancel ) کیا جائیگا۔ یہ آرڈر کسی خاص پارٹی سے متعلق نہیں ہے۔ اسکے علاوہ انکشن کے دوران میں بھی اگر کسی بھاری گریڈ کا اندیشہ ہو تو مجسٹریٹ ایسے پروسیجرس پر پابندی عائد کرسکتا ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ ڈی وائی۔ ایس۔ پی۔ نے یہ آرڈر دیا ہے۔ ہندوستان میں کہیں بھی کسی مقام پر ایسا آرڈر نہیں دیا گیا۔ اگر جمہوری طور پر انکشن کرانا ہو تو آپ یہ یقین دلائیں کہ وہ آرڈر فوراً واپس لیا جائیگا۔ کسی بھی حالت میں ایسا آرڈر نہیں جاری کیا جاسکتا۔ یہ کنونشن ( Convention ) ہے۔ آپ اس کنونشن کو توڑ رہے ہیں۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ میں اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میں کہی یہ وعدہ نہیں کرونگا کہ چوبیس گھنٹے کے اندر یہ آرڈر واپس لئے جائیگے۔ اگر آرڈر واپس لینے کے قابل ہے تو وہ واپس لیا جائیگا ورنہ وہ آرڈر جاری رہیگا۔

*Mr. Speaker* : We shall now proceed to the next item on the Agenda.

*Shri V. D. Deshpande* : Sir, on behalf of the People's Democratic Front, I rise to protest against the attitude of the hon. Chief Minister, and the interference of the Ruling party with free and fair elections. We, the Members of the P.D.F., do not wish to take part in the proceedings and are hereby staging a walk-out.

[Members of the P.D.F. led by Shri V. D. Deshpande, then, left the House.]

*Shri G. Rajaram* : Sir, as the matter is of great public importance.....

*Mr. Speaker* : A statement will be made tomorrow, and then the matter can, of course, be discussed further.

*Shri G. Rajaram* : As the hon. Chief Minister has said...

*Mr. Speaker* : Without knowing the facts, how can the hon. Member speak?

*Shri G. Rajaram* : Instead of promising that he would try to withdraw the order, the hon. Chief Minister is saying this and that. That is not the way of replying to the House. On behalf of the U.P.P., I protest against the attitude of Government in placing obstructions on free and fair elections, and therefore, we, the Members of the U.P.P., are staging a walk-out.

[Members of the U.P.P., led by Shri G. Rajaram, then left the House]

شری مادھو راؤ نرلیکر (ہنگولی - محفوظ)۔ کانگریس حکومت میں جو جمہوری طور پر الکشن کا حق دیا گیا تھا اب حکومت بیان (ban) کر کے اس حق کو چھیننے کی کوشش کر رہی ہے۔ اسلئے میں اپنی پارٹی کی جانب سے واک اوٹ (Walk-out) کرتا ہوں۔

[Shri Madhav Rao Nirlekar and some Members, then left the House.]

**L.A. Bill No. XXIII of 1953, the Hyderabad Opium and Intoxicating Drugs (Amendment) Bill**

*Minister for Excise, Forests, Customs and Revenue (Shri K. V. Ranga Reddy)* : Sir, I beg to move :

“That L.A. Bill No. XXIII of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Opium and Intoxicating Drugs Act ( IV of 1333 Fasli) be read a first time.”

*Mr. Speaker* : Motion moved.

شری کے - وی - رنگا ریڈی - اس بل کو میں نے صرف چند لفظی ترمیمات کے لئے پیش کیا ہے - اس میں کوئی اہم ترمیم نہیں ہے - البتہ ایک ترمیم وصولی مطالبہ سے متعلق ہے سنٹرل گورنمنٹ نے پورے انڈیا کے لئے قانون افیون منظور کیا ہے اور وہ قانون منظور کرنے کی وجہ سے ہمارے اسٹیٹ میں افیون کے تعلق سے جتنے احکام آئے ہیں منسوخ ہو گئے ہیں - اس لئے اس قانون سے جہاں جہاں افیون کے متعلق احکام ہیں وہ حذف کئے گئے - اسکے علاوہ جہاں جہاں تعزیرات آصفیہ کے الفاظ آئے ہیں اون کی بجائے تعزیرات ہند کے الفاظ رکھے گئے ہیں - اور جہاں تعلقدار کا لفظ آیا ہے وہاں کلکٹر کا لفظ رکھا گیا ہے - اس میں ایک اہم ترمیم ہے جو پہلے کے قانون سے زیادہ مختلف ہے - قانون آبکاری کے سلسلہ میں مباحث ہو چکے ہیں - کوئی مستاجر اشیا منشی کا ذمہ دار ہوتا ہے - حالانکہ وہ مستاجر دوکان اپنے قبضہ میں نہیں رکھتا - کسی اور کے قبضہ میں دے دیتا ہے - اب اسکے ذریعہ یہ اختیار دیا گیا ہے کہ سرکاری مطالبہ نہ صرف اس مستاجر سے وصول کرے بلکہ اس دوکاندار سے بھی وصول کرے جس دوکاندار کے قبضہ میں وہ دوکان ہو - یہی اہم ترمیم کی گئی ہے - اسکے سوا پوری ترمیمات لفظی ہیں - اس واسطے میں ہاؤس سے اپیل ( Appeal ) کرونگا کہ وہ ان ترمیمات کو بلا کسی مخالفت کے منظور کرے -

*Mr. Speaker* : The question is :

“That L.A. Bill No. XXIII of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Opium and Intoxicating Drugs Act (IV of 1333 Fasli) be read a first time.”

The Motion was adopted.

*Shri K. V. Ranga Reddy* : I beg to move :

“That L.A. Bill No. XXIII of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Opium and Intoxicating Drugs Act (IV of 1333F.) be read a second time.”

*Mr. Speaker* : The question is :

“That L.A. Bill No. XXIII of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Opium and Intoxicating Drugs Act, be read a second time.”

The motion was adopted.

*Mr. Speaker* : There are no amendments to this Bill. We shall, therefore, proceed with the voting of Clauses. The question is :

“That Clauses 2 to 12 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clauses 2 to 12 were added to the Bill.

*Mr. Speaker* : The question is :

“That the Short title, Commencement and Preamble stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

The Short title, Commencement and Preamble were added to the Bill.

*Shri K. V. Ranga Reddy* : I beg to move :

“That L.A. Bill No. XXIII of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Opium and Intoxicating Drugs Act, be read a third time and passed”.

*Mr. Speaker* : The question is :

“That L.A. Bill No. XXIII of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Opium and Intoxicating Drugs Act, be read a third time and passed”.

The motion was adopted.

**L.A. Bill No XXV of 1953, the Code of Civil Procedure (Hyderabad Amendment) Bill 1953.**

*Mr. Speaker* : Now we shall take the next Bill, “The Hyderabad Civil Procedure Code Bill.”

*The Minister for Finance and Statistics (Dr. G. S. Melkote)* : I beg to move :

“That L.A. Bill No. XXV of 1953, a Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 in its application to the State of Hyderabad, be read a first time.”



*Mr. Speaker* : Motion moved.

*Dr. G.S. Melkote* : The object of bringing this Bill before this House is just to effect an amendment in the Indian Civil Procedure Code for the reason that the Hyderabad Civil Procedure Code has been superseded by the Indian Civil Procedure Code. The Indian Civil Procedure Code protects only the political pensioners and not civil pensioners, who are protected by the Indian Pensions Act. This amendment has become necessary, because the Civil Pensions Act protects only civil pensions of the servants of the Union Government and not the State Government. This Bill introduces a measure which will protect the Hyderabad pensioners' pensions from attachment by a court of law.

*Mr. Speaker* : The question is :

“That L.A. Bill No. XXV of 1953, a Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908 in its application to the State of Hyderabad be read a first time”

The motion was adopted.

*Dr. G. S. Melkote* : I beg to move :

“That L.A. Bill No. XXV of 1953, a Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908, in its application to the State of Hyderabad, be read a second time”

*Mr. Speaker* : The question is :

“That L.A. Bill No. XXV of 1953, a Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908, in its application to the State of Hyderabad, be read a second time”

The motion was adopted.

*Mr. Speaker* : The question is :

“That Clause 2, Short title, Commencement and Preamble stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 2, Short title, Commencement and Preamble were added to the Bill.

*Dr. G. S. Melkote* : I beg to move :

“ That L.A. Bill No. XXV of 1953, a Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908, in its application to the State of Hyderabad, be read a third time and passed.”

*Mr. Speaker* : The question is :

“ That L.A. Bill No. XXV of 1953, a Bill further to amend the Code of Civil Procedure, 1908, in its application to the State of Hyderabad, be read a third time and passed.”

The motion was adopted.

### L.A. Bill No. XXIV of 1953, a Bill to Improve lands and Crops in the State of Hyderabad.

*Shri K.V. Ranga Reddy* : I beg to move :

“ That L. A. Bill No. XXIV of 1953, a Bill to improve lands and crops in the State of Hyderabad, be read a first time.,,

*Mr. Speaker* : Motion moved.

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی۔ مسٹراسپیکر۔ یہ بل اسلئے پیش کیا گیا ہے کہ موجودہ حالت میں جو زمینات غیر ترقی یافتہ حالت میں ہیں انہیں ترقی یافتہ بنایا جائے۔ اس میں اس چیز کا موقع رکھا گیا ہے کہ اگر کسی مقام کے باشندگان کی اکثریت ناراض ہو اور وہ ترقی کیلئے رضامند نہوں تو ان پر جبر نہیں کیا جائیگا بلکہ انکے منشاً پر چھوڑ دیا جائیگا یہ مسئلہ سرکار کی منظوری سے طے پائیگا۔ اسکے لئے ایک بورڈ بنایا جاتا ہے جو یہ تصفیہ کرتا ہے کہ کن کن زمینات پر کونسے کونسے ذرائع آبپاشی اختیار کئے جائیں۔ اور کس قسم کے ترقیات کئے جائیں۔ اس تصفیہ کے مطابق اعلان کیا جاتا ہے۔ قابض اراضی کو مجوزہ ترقی اپنے صرفہ سے کرنے کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ اگر گاؤں میں نصف سے زائد لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس قسم کی ترقی کی ضرورت نہیں ہے تو وہ اوسکو فوراً عمل میں نہیں لاتا بلکہ محکمہ سرکار میں پیش کرتا ہے۔ اور اگر وہ رضامند ہوں تو اپروونٹ کا کام کیا جاتا ہے۔ اور اس کام پر جو لاگت آتی ہے وہ ان سے بتدریج وصول کیجاتی ہے۔ اس سے قابضان اراضی کو بھی فائدہ ہوتا ہے، ملک بھی ترقی کرتا ہے اور اجناس کی پیداوار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اس مسودہ قانون سے کسی کو کسی قسم کا ضرر پہنچنے والا نہیں ہے بلکہ یہ مسودہ انفرادی طور پر اور ملک کیلئے بھی فائدہ ہونے والا ہے اسلئے میں ہاؤس سے اپیل کرتا ہوں کہ اس مسودہ قانون کو بلا کسی اختلاف کے منظور کیا جائے۔

श्री. माणिकचंद पहाडे :- (फुलमरी)

माननीय अध्यक्ष महोदय, यह जो जमीन सुधार का बिल आज अिम असेंबली के सामने लाया जा रहा है इसकी कोजी खास तरफदारी की जाय ऐसी बात नहीं है क्योंकि जब हमारी गव्हर्नमेंट एक वेल्फेयर स्टेट बनाना चाहती है तो अवाम के फायदे के अंश बिल लाने की जरूर कोशिश करनी चाहिये। हमारे काशनकार आज अितने पड़े लिखे नहीं हैं और इसलिये खेती के बारे में बाहर देशमें क्या क्या अच्छी अच्छी बातें की जा रही हैं इसका अुन्हें पता नही है। बाहर स्टेट में क्या क्या अच्छी बातें हो रही हैं इसकी जानकारी कास्तकारों को देना यह तो गव्हर्नमेंट का फर्ज है। आज यह जमीन सुधार का बिल लाया जा रहा है इस लिये मैं गव्हर्नमेंट को मुबारक बाद देता हूं लेकिन इसके बाद मुझे यह कहना है कि हर बिल जो लाया जाता है वह उसके मकसद से ही लाया जाता है। लेकिन अमल में उसका अितना फायदा होना चाहिये अतना नहीं होता है। बिल कितना भी अच्छा क्यों न लाया जाय उसका अमल किस तरह होता है इस पर वह बिल की अच्छा है या बुरा है यह नापा जा सकता है। अभी यहां टेनन्सी का बिल लाया जा रहा है लेकिन इसके खिलाफ तो अभीसे लोगों का काफी शिकायत आ रही है तो कहने का मतलब यही है कि जो बिल लाया जाय उसकी अमल जावणी बराबर ढंग से होनी चाहिये। तो यह जो बिल लाया जा रहा है वह ऐसा नहीं हो कि जिस से जनता को तकलीफ हो, बल्की अवाम का अुम से फायदा होना चाहिये इस लिये इस बिल की अमल जावणी पर ज्यादा अच्छी तरह ध्यान दिया जाना चाहिये। यही मेरा ख्याल गव्हर्नमेंट के सामने रखना चाहता था। अगर यह ख्याल न होगा तो आप कितनेही अच्छे बिल लाये उसका सही फायदा नहीं होगा। अितना कहते हुअे मैं फिर एक बार गव्हर्नमेंट को मुबारक बाद देता हूं।

श्री. ख्त्माजी घोंडवा पाटिल (आष्टी)

मिस्टर स्पीकर सर. यह जो जमीन सुधार का बिल यहां इस हाउस में लाया गया है वह देखकर बड़ा खुश हुआ। इस तरह जमीन सुधार का बिल लाने के लिये मैं ने कजीबार आनरेबल चिफ मिनिस्टर को दरखास्त की थी। और अुन्होंने कहा था, अगले सेशन में यह बिल लायेंगे। तो आज जो यह जमीन सुधार का बिल इस असेंबली के सामने लाया गया है इस लिये मैं मूतालिका मिनिस्टर साहब को मुबारक बाद देता हूं। और साथहि साथ धन्यवाद भी देता हूं।

यह बिल लाने के पहले ही हमारे यहां चिफ मिनिस्टर साहब ने जिस तरह का काम किया है। मैंने पहले ही इस तरह की दरखास्त चिफ मिनिस्टर साहब से की थी। और हमारे जिले में लोणी गांव में जिस तरह का मे बंडिंग का काम किया गया है। वहां १२०० अेकर जमीन पर बंडिंग होगी है। वहां का काम देख कर हमारे जिले की अवाम बहुत खुश होगी हैं। और अैसेही ज्यादा स्कीम्स बनेंगी तो वहां का काम ज्यादा अच्छा होगा ऐसा अवाम का ख्याल है। बंडिंग का जो काम वहां हुआ उसका बुद्घाटन करने के लिये अेजूकेशन मिनिस्टर साहब आये थे, अुनके ही हात से काम शुरू किया गया अुस वक्त वहां की पब्लिक ने यह स्वादिश जाहिर की थी कि यह बिल जल्द से जल्द लाना चाहिये। और अब यह बिल आया है यह देखकर लोगों को बहुत खुशी होगी। मुझे

मालूम हुआ है कि बंबई प्रांत में जिस तरह के कानून की वजह से काफी तरक्की हुई है। तकरीबन २५ फीसद पैदावार वहां बढ़ गयी है। जिस लिये जिस बिलको अहमियत देकर जिसके सिलसिले में ज्यादा से ज्यादा रूपया खर्च करने की करने की गुंजायिश हमारी सरकार रखेगी वैसी मुझे आशा है। मेरा ख्याल है कि मराठवाड़े के काश्तकारों को जिस बिल की वजह से फायदा होगा। मैं कुछ पढ़ा लिखा नहीं हूं, मैं अंग्रेजी नहीं जानता हूं जिस लिये जिस बिल में क्या है उसको अच्छी तरह से नहीं जान सकता। लेकिन आगे चलकर अगर मुझे मालूम हो कि जिसमें कुछ सुधार करने की गुंजायिश है तो कुछ अमेंडमेंट के तहत उस तरह का सुधार सुझाने की मैं कोशिश करूंगा। जिस बिल के जो लोग खिलाफ हैं कि वे कहते हैं कि जिस से काश्तकारों को फायदा होने के बजाय तक लीफ होगी लेकिन उनका यह कहना गलत है। जमीन अच्छी न हो। चढाऊ अतार की जमीन होती वहां बरसात में भी नुकसान होता है। जिस लिहाज से छोटे छोटे कुंठे जमीन में डाल दिये जायेंगे तो जमीन की उपजाऊ शक्ति बढ़ती है और फसल की पैदावार में भी तरक्की होती है। जिस लिये जिस बिल की जितनी तारीफ करे उतनी ही थोड़ी ही है। आखिर में फिर मिनिस्टर मुत्तलुका को धन्यवाद देते हुये अपना भाषण समाप्त करता हूं।

\* श्री के - वी. नैकट राम राव (पदमंगल) - मैसूर اسپیکر سر - ہاؤس کے سامنے اس وقت جو لینڈ امپرومنٹ بل پیش ہے میرے خیال میں اسکی سخت ضرورت ہے۔ ایک زمانے سے حکومت اراضیات کو ترقی دینے کے بارے میں سوچ رہی ہے چنانچہ سنہ ۱۹۵۰ ع میں لینڈ امپرو ایکٹ تقاوی دینے کے سلسلہ میں پاس کیا گیا - اس بل دفعہ (۴) کی تعریف کی گئی ہے - لینڈ امپرومنٹ کی چند صورتیں بتلائی گئی ہیں جسکے لئے کاشتکار اپنی اراضی کو ترقی دینا چاہے تو حکومت مالی امداد تقاوی کی صورت میں دیگی - اب لینڈ امپرومنٹ بل لایا گیا ہے - اس قانون اور اس بل میں یہ فرق ہے کہ وہاں کاشتکار کو مالی امداد دیجاتی ہے تو یہاں کاشتکار کو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اراضی کو ترقی دے - اور اسکے لئے حکومت کی جانب سے جو احکام دئے جائیں گے ان پر عمل کرنا پڑیگا - اس طرح کاشتکار پر لزوم عائد کیا جا رہا ہے - اگر وہ ایسا نہ کرے تو اسکو سزا بھی دیجا سکتی ہے - اس سلسلے میں میں یہ کہوں گا کہ کاشتکار کو یہ موقع بھی اسکے ساتھ دیا جانا چاہئے کہ وہ لینڈ امپرومنٹ لون سے بھی فائدہ اٹھا سکے - اور اسکے لئے اسکو بلا سودی قرض دیا جانا چاہئے - اس طرح اگر اسکو حکم دیا جائے تو وہ آسانی سے تعمیل کرسکیگا - ورنہ عموماً غریب کاشتکار مالی مشکلات میں مبتلا رہتا ہے - اگر اسکو مالی امداد بھی دیجائے تو اسکی زمینات قابل کاشت ہوسکیں گی - اور یہ قانون کامیاب ہوسکیگا - اگر وہ از خود اپنی زمین کو ترقی دیسکتا ہے تو دیگا ورنہ اسکو لون دینا چاہئے - اس کا کمپلشن ہو - میں اس بل کا خیر مقدم کرتا ہوں -

ಶ್ರೀ ಎಲ್. ಕೆ. ಪರಾಶ. (ರಾಯಚೂರು): ಅಧ್ಯಕ್ಷ ಮಹಾಶಯರೇ,

ನಾನು ಈ ಭೂಸುಧಾರಣೆಯ ಬಿಲ್ಲನ್ನು ಸ್ವಾಗತಿಸುತ್ತ ಕೆಲವು ಮಾತುಗಳನ್ನು ಹೇಳಬಯಸುತ್ತೇನೆ.

श्री. गोपीडी गंगारेड्डी :- निर्मल आम अध्यक्ष होदय, मै अर्ज करना चाहता हूँ कि जिस बिल का तर्जुमा अभी तक हमको नहीं दिया गया है। और जिसको फर्स्ट रीडिंग में लिया जा रहा है तो जिस बिल को न जानते हूँ अपनी राय का अजहार करना हमारे लिये ना मूमकिन है। जिसके मिलसिले में ने कल जो दरखास्त दी थी उसमें करीब १२० मेंबरों ने दस्तखत की है जिसलिये जिस बिल का तर्जुमा हम लोगों को देने के बाद ही जिसका फर्स्ट रीडिंग शुरू होना चाहिये था लेकिन ऐसा मालूम होता है कि .....

मैसर्स اسپیکر - ترجمہ تیار ہو چکا ہے - مل جائیگا -

श्री. गोपीडी गंगारेड्डी :- यह तर्जुमा हमको कब मिलेगा और हम को उसको कब पढ़ेंगे ? उसके पहले ही यह बिल फर्स्ट रीडिंग के लिये पेश किया जा रहा है।

मैसर्स اسپیکر - ترجمہ تو ہو چکا ہے - یہ فہستہ ریڈنگ ہو رہی ہے -

श्री. गोपीडी गंगारेड्डी :- क्या जिसका तर्जुमा हो चुका है ?

मैसर्स اسپیکر - हाں -

श्री. वी. डी. देशपांडे - मैंने आप के चिम्बर में आरिबल मेंबर की درخواست पेश की थी - दिये साल तक حکومت को موقع दिया गया कि ترجمों के साथे ब्ल आँ - बारहा وعدے कئے گئے کہ ترجمے دئے جائینگے - لیکن حکومت کے جو اندرونی حالات تھے میں ان پر تبصرہ کرنا نہیں چاہتا - اب ہاؤس کے سامنے بلز یکے بعد دیگرے چلے آ رہے ہیں - ظاہر ہے کہ میں ان کی گہری اسٹڈی نہیں کر سکتے تاوقتیکہ ان کے ترجمے انہیں نہ ملیں - اور نہ وہ ان ایکس کا دوسرے ایکس سے مقابلہ کر سکتے ہیں - اسلئے میں یہ اپیل کرونگا کہ اگر اس کے ترجمے دئے جائیں اور انہیں پڑھنے کیلئے ایک دن کا موقع آریبل میںبرس کو ملنا چاہئے - اور آج یہ بحث ملتوی کی جائے - آریبل میںبرس اس پر اسٹڈی ( Study ) کر کے اپنے خیالات اسی صورت میں ظاہر کر سکیں گے -

Mr. Speaker : What is the suggestion ?

Shri V. D. Deshpande : My suggestion is to take up the whole matter after giving a day's time. No discussion should be allowed unless translations are ready.

श्री. शिवशंकर राव माधवराव वागभार ( नलंग ) - یہ اعتراض پہلے ہونا چاہئے تھا جبکہ چرچا شروع نہ ہوئی ہو -

श्री. वी. डी. देशपांडे - मैं आरिबल اسپیکر سے پہلے ہی عرض کر چکا ہوں - ۱۲. آریبل میںبرس کی دستخطی درخواست پेश کر چکا ہوں - اسکے علاوہ اور کیا کرنا چاہئے ?

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ ترجموں کی نسبت اس سے پہلے سشن میں بھی شکایت ہو چکی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حالات کے لحاظ سے کم اہمیت والے بلز کے بھی ترجمے تینوں ریجنل لینگویجس (Regional languages) اور اردو میں ہونے ضروری ہیں۔ اس بارے میں حکومت نے کچھ انتظامات کئے ہیں کہ کم از کم اہم بلز کے ترجمے تقسیم کئے جائیں۔ میں نہیں جانتا کہ اس ۵-۶ دن کے عرصہ میں کیا ہوا اور حیدرآباد لینڈ اپرومنٹ بل کے ترجمے تقسیم کئے گئے ہیں یا نہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک مجھے علم ہے بزنس کمیٹی (Business Committee) میں یہ طے ہوا تھا کہ سکند ریڈنگ سے پہلے یعنی ترمیمات موو ہونے سے پہلے اگر ترجمے آئریبل ممبرس کو مل جائیں تو کافی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اردو اور دوسرے ترجمے تقسیم ہوئے ہیں یا نہیں۔ اگر چھپ کر آگئے ہیں تو آج ہی انکی تقسیم ہو جائیگی۔ اسکی جو فیسٹ ریڈنگ شروع ہوئی ہے اسکو کنٹینیو (Continue) کیا جاسکتا ہے۔ کل تک امینڈمنٹ پیش کرنے اور سکند ریڈنگ کا وقت رہیگا اس وقت کے اندر ترجمے تقسیم ہو جائیں گے۔ ابھی تو کلاز بائی کلاز (clause by clause) پڑھ کر ان پر تصفیہ تو نہیں ہو رہا ہے۔ جو آئریبل ممبرس انگریزی پڑھ سکتے ہیں وہ فیسٹ ریڈنگ میں بحث کر سکتے ہیں۔ دوسرے ممبرس سکند ریڈنگ اور امینڈمنٹ کے وقت بحث میں حصہ لے سکتے ہیں۔ میری سوچنا (सूचना) یہ ہے کہ فیسٹ ریڈنگ کنٹینیو (Continue) ہو۔ سکند ریڈنگ کیلئے کل یا پرسوں کا وقت سہولت کے ساتھ مقرر کیا جاسکتا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ ترجمے آفس میں آچکے ہیں اور ابھی تقسیم کئے جائیں گے۔ اس حیدرآباد لینڈ اپرومنٹ بل کی فیسٹ، سکند اور تھرڈ ریڈنگ کل لی جاسکتی ہے۔ اس بارے میں جو امینڈمنٹس (Amendments) دئے جانے والے ہوں وہ کل ۱۲ بجے تک پیش ہو سکتے ہیں۔ فیسٹ ریڈنگ کل جاری رہیگی۔

اسکے بعد ایٹم نمبر (۵) دی حیدرآباد اگریکلچرل ڈائریس رلیف بل سنہ ۱۹۵۳ ع ہے۔ اسکے ترجمے بھی ہمارے پاس نہیں ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ آیا وہ ترجمے تیار ہیں یا نہیں۔

**Minister for Education and Rural Reconstruction (Shri Devi Singh Chauhan):** I do not know whether the translations are ready or not.

**Mr. Speaker:** We have not received them in our office. We have, therefore, to presume that they are not yet ready.

**Shri B. Rama Krishna Rao:** I am not able to say whether the translations are ready as yet.

**Mr. Speaker:** So, we will continue the first reading of this Bill tomorrow. Amendments may be tabled by 12 noon tomorrow.

row. We shall also proceed with the second and third reading of the Bill tomorrow. Day after tomorrow, we shall take up the Hyderabad Agricultural Debtors' Relief Bill, provided that by that time we receive the translations.

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - ترمیمات کیلئے پرسوں کا وقت مقرر کیا جانا بہتر ہوگا تاکہ فیسٹ ریڈنگ کے مباحث کے جواب میں جو توضیحی تقریر ہوگی اسکی روشنی میں منڈمنٹس پیش کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں سوچا جاسکیگا۔

مسٹر اسپیکر - کل آبکاری بل لینگے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - بشرطیکہ اسکے ترجمے تیار ہوں۔ ہمارے ممبرس کا خیال ہے کہ آبکاری بل بڑا بل ہے۔ اس میں منڈمنٹس لانے ہیں۔

مسٹر اسپیکر - لینڈ اپرومنٹ بل کل ختم کرینگے۔ پرسوں آبکاری بل لینگے۔ اور وقت ملے تو اگریکلچرل ڈائریس رلیف بل کی فیسٹ ریڈنگ بھی لینگے۔

Shri V. D. Deshpande : Provided we get translations by that time.

Mr. Speaker : Yes.

The House then adjourned till Two of the Clock on Tuesday, 22nd September, 1953.

